بسم اللہ الرحمن الرحیم

بِسْمِ اِللهِ والحَمْدُ للهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَالَاهَ ، أَمَّا بَعْدُ :

پوائنٹ نمبر-32: اہل بدعت کی عزت اور احترام کرنا منہج سلف میں سے نہیں ہے۔

"لیس من منهج السلف" لفضیلۃ الشیخ محمد بن عمر باز مول حفظہ اللہ، اور ہم پہنچے ہیں پوائنٹ نمبر 32 پر شیخ صاحب فرماتے ہیں:

" لیس من منهج السلف توقير صاحب البدعة"

(بدعتی کی توقیر کرنا منہج السلف میں سے نہیں ہے)

بدعتی کی توقیر، احترام، عزت کرنا شرعاً حرام ہے اور منہج السلف میں سے نہیں ہے، میں اس میں ایک حدیث ایک دلیل بیان کرتا ہوں پھر علماء کے بعض اقوال اور پھر بعض سلف کا موقف اہل بدعت کے تعلق سے۔

صحیح مسلم میں سیدنا علی بن أبي طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معروف روایت ہے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"وَلَعَنَ اللهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ" (اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر جو اپنے والد پر لعنت کرتا ہے)

"وَلَعَنَ اللهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللهِ وَلَعَنَ اللهُ" (اس پر لعنت ہو جو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لیے قربانی کرتا ہے)

"وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا" (اور اللہ تعالیٰ کی لعنت اس پر ہو جو کسی بدعتی کو پناہ دیتا ہے)

"وَلَعَنَ اللهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ" (اور اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو زمین کے نشانوں کو تبدیل کر دیتا ہے)۔

ابن الأثیر کہتا ہے **النهاية فی غريب الحديث**، جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 351:

"والحدث" سے مراد "الحادث المنكر" جو معتاد اور معروف نہ ہو سنت میں، "والمحدث" کسر الدال کے ساتھ یعنی دال کی کسرہ اور فتح دونوں کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے، محدث دال کے کسرہ کے ساتھ یعنی جس نے نصرت کی ہے اُس شخص کی جس نے کوئی گناہ کیا ہو جرم کیا ہو اور اُسے اُس کی سزا سے چھپا دیا گیا ہو (اُس کی مدد کی ہو نصرت کی ہو تاکہ اُس کو سزا نہ ملے) اور فتح کے ساتھ "المحدث" دال کی فتح کے ساتھ یہ بدعتی اُمر ہے جو خود بدعت ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اُس سے راضی ہو جائے اور اُس پر صبر کر لینا، اگر کوئی شخص بدعت پر راضی ہو جاتا ہے اور اس کا اقرار یا اُس کے فاعل کا اقرار کر لیتا ہے اُس پر نکیر نہیں کرتا تو حقیقت میں اُس نے اُس کو پناہ دی ہے۔ یہ قول ابن اُثیر کا ہے۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ بڑی پیاری بات فرماتے ہیں **القول المفيد علی كتاب التوحيد** میں اس حدیث "مَنْ آوَى مُحْدِثًا" کے تعلق سے:

"یعنی اُس نے اپنے ساتھ اُسے ضم کر لیا اور اُس کا دفاع کیا، اور اِحداث سے مراد دین میں اِحداث جیسا کہ جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ کی بدعتیں ہیں، اور اُمر یعنی امت کے شؤون میں اِحداث جیسا کہ جو جرائم ہوتے ہیں اور جو لوگوں کے حقوق میں جرم ہو جاتے ہیں جس نے بھی پناہ دی ہے محدث کو تو وہ ملعون ہے، جس نے اُن کی نصرت کی ہے وہ ملعون ہے، جس نے پناہ دی ہے یا اُن کو اذیت سے یا جو جرم اُس نے کیا اُس سے بچانے

کی کوشش کی ہے یا اُس کی نصرت کی ہے وہ اُس سے بھی زیادہ جرم دار ہے، اور جو محدث خود ہے وہ اُس سے بڑھ کر جرم دار ہے جو اُسے پناہ دے رہا ہے کیونکہ اگر اُسے پناہ دینا جرم ہے اور اُس کا صاحب ملعون ہے تو خود جو بدعتی ہے اُس کا کتنا جرم ہوگا" (سبحان اللہ)۔

شیخ احمد بن یحییٰ النجمی رحمہ اللہ سے ایک سوال کیا گیا بڑا پیارا جواب دیتے ہیں، کہتے ہیں:

سوال: کہ شیخ صاحب یہ جو حدیث ہے "وَلَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا" کیا اس حدیث میں طالبان بھی شامل ہو جاتے ہیں کیونکہ اُن لوگوں نے خوارج کو پناہ دی ہے اور معسکر الفاروق جو ہے جو بن لادن کا معروف معسکر تھا اُس میں چار قسم کے گروہ ہیں فصائل ہیں "فصیل المعتم ہے، فصیل الشہرانی ہے، فصیل الھاجری، اور فصیل السعید" یہ چار موجود ہیں اور یہ چاروں وہ ہیں جنہوں نے ریاض العلیا کی جگہ پر دھماکہ کیا تھا اور یہ وہ لوگ ہیں جو حکمرانوں کی اور علماء تکفیر کرتے ہیں سعودی عرب میں ہیں؟

جواب: شیخ صاحب جواب میں فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ سب محدثین میں سے ہیں اور جن لوگوں نے اُن کو پناہ دی ہے وہ بھی اس وعید میں شامل ہیں یعنی لعنت میں شامل ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "لَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا" اور اگر کوئی شخص بغیر حق کے کسی کو قتل کر دیتا ہو اور تم اُسے پناہ دے دیتے ہو اور جو صاحب الدم ہے اُسے روک دیتا ہو کہ اپنے خون کا بدلہ نہ لے تو کیا آپ اُن میں شامل نہیں ہوں گے محدثین کو جو پناہ دیتے ہیں؟! شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ ضرور اُس میں ایسے لوگ شامل ہیں۔ (اور یہ sahab سلفی ویب سائٹ پر شیخ صاحب کی کوٹنگ (Qouting) موجود ہے)۔

اہل بدعت کی توقیر تعظیم نہیں بلکہ تحذیر اور تحقیر کی جاتی ہے یہ قاعدہ ہے اور یہی مذہب السلف ہے یہی منہج السلف ہے۔

بعض اقوال سلف میں ذرا نوٹ فرمائیں ترتیب سے میں چند کوٹنگز (Qouting) بیان کرتا ہوں:

1- سب سے پہلے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کب وفات ہوئی سیدنا عبداللہ بن عباس کی؟ 66 ہجری، نوٹ کر لیں، فرماتے ہیں:

"لا تجالسوا أهل الأهواء" (اہل الأھواء کے ساتھ مت بیٹھو)

"فإن مجالستهم ممرضة للقلوب" (کیونکہ ان کے ساتھ بیٹھنا دلوں کو بیمار کر دیتا ہے)۔

اہل بدعت کے ساتھ بیٹھنے سے دل بیمار ہو جاتے ہیں اُن کی بدعت کا مرض دلوں تک پہنچ جاتا ہے، جو لوگ اپنے دل کی فکر رکھتے ہیں اور اپنے دل کو بچانا چاہتے ہیں تو اُن کو چاہیے کہ وہ اہل بدعت کے ساتھ نہ بیٹھیں۔ (حوالہ نوٹ کریں "الإبانۃ" ابن بطۃ کی معروف تصنیف ہے جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 438)

2- معمر کہتا ہے: "كان ابن طاووس": طاؤس ابن کیسان معروف کبار التابعین میں سے ہیں جو سیدنا عبداللہ بن عباس کے شاگردوں میں سے ہیں بڑے شاگردوں میں سے، اب استاد نے سیدنا عبداللہ بن عباس نے کچھ فرمایا اُن کے شاگرد نے لیا ہے، اُن کی مثال دیکھیں آپ، ورنہ، واللہ! سلف کے اقوال بھرے ہوئے ہیں بدعت کی مذمت اور اہل بدعت کی مذمت اور تحقیر میں تذلیل میں بہت سارے اقوال ہیں میں صرف آپ کو استاد اور شاگرد کی لڑی سے تسلسل سے بتاتا ہوں دیکھیں کہ کس طریقے سے انہوں نے علم حاصل کیا ہے اور اس پر عمل کیا ہے۔

طاؤس ابن کیسان کبار التابعین میں سے ہیں وفات سن 106 ہجری میں ہوئی اور سیدنا عبداللہ بن عباس کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں ایک دفعہ بیٹھے ہوئے تھے معتزلہ میں سے کوئی شخص آیا اور اُس نے باتیں کرنا شروع کر دیں تو انہوں نے اپنے کانوں کے اندر دونوں انگلیاں ڈال دی

ہیں(اب کوئی شخص آپ کے سامنے آکر بیٹھا بات کر رہا ہے آپ نے یوں کر دیا ہے اُس کی عزت ہو رہی ہے یا تحقیر اور تذلیل ہو رہی ہے کیا ہو رہا ہے؟ تحقیر ہو رہی ہے تذلیل ہو رہی ہے)اور اپنے بیٹے سے بھی کہا کہ اے بیٹا! تم بھی اپنے دونوں کانوں کو بند کرلو اور زور سے بند کرلو اور اس کی باتوں میں سے کچھ نہ سننا۔ ("الإبانة " ابن بطة کی جلد نمبر2 ، صفحه نمبر 446)۔

3- تیسری کوٹنگ (Qouting)، محمد بن سیرین رحمہ اللہ طاؤس کے بڑے شاگردوں میں سے ہیں وفات سن 110 ہجری میں ہوئی جب کسی بدعتی کو سن لیتے تو اپنے ہاتھوں کی انگلیاں جو ہیں کانوں میں ٹھونس لیتے اور یہ کہتے: "میرے لیے جائز نہیں ہے کہ میں اس شخص سے کلام کروں جب تک کہ یہ مجلس سے اُٹھ کر چلا نہیں جاتا(میرے لیے جائز نہیں ہے کہ میں کوئی بات کروں جب کہ یہ شخص یہاں سے اُٹھ کر چلا نہیں جاتا)"۔ ("الإبانة " ابن بطة کی جلد نمبر2 ، صفحه نمبر 476)۔

اور کسی شخص نے ابن سیرین سے یہ کہا کہ ایک شخص آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے اور کچھ کہنا چاہتا ہے،ابن سیرین رحمہ اللہ جواب میں فرماتے ہیں: "اُس شخص کو کہہ دو کہ میرے پاس مت آئے ابن آدم کا دل کمزور ہوتا ہے اور مجھے یہ ڈر ہے کہ اُس کی میں کچھ بات سن لوں اور وہ میرے دل میں بیٹھ جائے اور میرا دل پھر واپس ویسا نہ رہے جیسا کہ پہلے تھا"۔

ابن سیرین من آئمۃ التابعین براہ راست صحابہ کرام سے علم حاصل کرنے والے اور خود بھی کبار التابعین میں سے ہیں اور بڑے تابعین سے بھی علم حاصل کرنے والے چند باتیں ایک شخص آیا ہے کچھ کہنے کے لیے آیا ہے؛میرے بھائی! ایمان اور صحیح عقیدے اور صحیح منہج کو مضبوط ایسے ہی نہیں کیا جاتا۔

ہم اپنے ہیرے جواہرات اپنے مال کو انسانوں کے سامنے یوں نہیں رکھا کرتے خاص حفاظت کرتے ہیں نا یا سب کا ایکسز ز(Access) ہوتا ہے کہ جو بھی آئے دیکھے کہاں رکھتے ہیں؟! تو سلف کا ایمان اور عقیدہ سب سے زیادہ قیمتی تھا اُن کی زندگی میں۔

ڈرتے ہیں کہتے ہیں کہ اگر میں بات سن لوں! یہ نہیں کہ میں بہت بڑا علم کا پہاڑ ہوں میرے جیسا کوئی نہیں ہے،میں اپنے زمانے کا بڑا عالم ہوں، میرے اتنے شاگرد ہیں سینکڑوں شاگرد ہیں، سینکڑوں استادوں سے میں نے علم حاصل کیا ہے،میں صحابہ کرام کا براہ راست شاگرد ہوں میرے جیسا کوئی نہیں ہے، نہیں نہیں ہر گز نہیں!

ڈر ہے کس چیز کا ڈر ہے؟ ارے باتیں بھی چند ہیں کوئی مناظرہ کوئی لمبی بحث بھی نہیں ہے، اپنا حال ہم دیکھیں بحث کتنی کرتے ہیں کسی کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو چار چار چھ چھ گھنٹے گزر جاتے ہیں اور اُس کے بعد پتہ نہیں ہمارے دل میں کیا باقی رہتا ہے کچھ رہتا ہے کہ نہیں رہتا ہے کیا ہوتا ہے اللہ اٗعلم،اس لیے کئی طلاب علم تذبذب کا شکار ہیں تذبذب میں ہیں بیچارے ثابت قدمی نہیں ہے کیونکہ ہر جگہ پر منہ مارتے ہیں ہر جگہ پر زبان مارتے ہیں ہر جگہ پر اپنے کان اسپیکر کی طرح کھلے ہوئے ہیں اتنے بڑے کان کھلے ہوئے ہیں کوئی بھی آئے کچھ بھی ڈال دے کوئی فرق نہیں پڑتا کہاں کا انصاف ہے یہ؟! (سبحان اللہ)۔

سن لیں امام ابن سیرین رحمہ اللہ کہتے ہیں: "کہ آدم کے بیٹے کا دل (انسان کا دل جس میں وہ اپنے بارے میں بات کر رہے ہیں) کمزور ہوتا ہے مجھے ڈر ہے کہ میں اُس کی کوئی بات سن لوں وہ میرے دل میں بیٹھ جائے اور میرا دل پہلے کی طرح واپس نہ رہے (جیسے پہلے تھا)"۔

4-چوتھی کوٹنگ (Qouting)،ایوب السختیانی رحمہ اللہ معروف امام ہیں کسی شخص نے کہا (ایوب السختیانی جو ہیں امام ابن سیرین کے شاگردوں میں سے ہیں وفات سن 131 ہجری میں ہوئی): "يا أبا بكر...":((ایوب السختیانی کی کنیت ہے ابا بکر) میں تم سے صرف ایک بات کا سوال کرتا ہوں)، بات نہیں کی ابوالسختیانی نے تو اشارہ کیا اپنے ہاتھ سے "ولا نصف كلمة "(آدھی بات بھی نہیں)۔زبان سے کچھ نہیں کہا یوں اشارہ کر کے کہا کہ آدھی بات بھی نہیں سنوں گا تمہاری میں (تم تو ایک بات کہہ رہے ہو آدھی بات بھی نہیں سنوں گا تمہاری بات)۔

("الإبانة لابن بطة" کی جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 472)۔

5-امام سفیان الثوری ایوب السختیانی کے شاگردوں میں سے ہیں وفات سن 161 ہجری (131 سے 161 پر آ گئے 30 سال بعد)،امام سفیان الثوری بصرہ پہنچے تو الربیع بن صبیح نامی شخص کے بارے میں دیکھا کہ کافی لوگ اُس کی تعظیم کرتے ہیں بڑی قدر ہے اس بندے کی لوگوں میں تو لوگوں سے پوچھا کہ اس کا مذہب کیا ہے؟

لوگوں نے کہا "ما مذهبه إلا السنة "(یہ تو سنّی ہے اہل سنت میں سے ہے)،کہتے ہیں اس کے دوست کون ہیں؟ کہتے ہیں کہ اہل القدر ہیں (قدری جو ہیں تقدیر کے منکر جو ہیں)"قال: هو قدري ": یہ کس نے کہا کہ سنّی ہے اس کے دوست قدری ہیں بدعتی ہیں اور تم نے اس کی تعظیم کی ہوئی ہے اس کی عزت اور احترام کرتے ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ سنّی ہو یہ ہے ہی قدری (سبحان اللہ)۔یہ نہیں پوچھا کہ کتنا زیادہ بیٹھتا ہے کتنی دوستی ہے گہری دوستی ہے کم دوستی ہے زیادہ دوستی ہے ایک سوال کیا کہ اس کے دوست کون ہیں بس،یعنی کس کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے کس کے ساتھ آتا جاتا ہے کس کے ساتھ زیادہ نظر آتا ہے:"قال: هو قدري "(یہ قدری ہے)۔ ("الإبانة " ابن بطة کی جلد نمبر 2، صفحہ نمبر 453)۔

6-الفضیل بن عیاض رحمہ اللہ امام سفیان الثوری کے شاگردوں میں سے ہیں وفات سن 187 ہجری میں ہوئی، دو تین بڑی پیاری کوٹنگز (Qoutings) ہیں میں تینوں بیان کر دیتا ہوں، کہتے ہیں:

(۱)"بدعتی کے ساتھ مت بیٹھو مجھے ڈر ہے کہ تمہارے اوپر اللہ تعالیٰ کی لعنت نازل نا ہو "(صرف بیٹھنے سے!)۔

بدعتی کے ساتھ مت بیٹھو مجھے ڈر ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی لعنت تم پر نازل نا ہو جائے اور یہ کیا ہے؟

حدیث کے مصداق:''لَعَنَ اللهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا''(سبحان اللہ)۔

(۲)دوسری جگہ امام فضیل بن عیاض فرماتے ہیں:"جس نے کسی بدعتی سے محبت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اُس کے عمل کو اکارت کر دیا ہے اور اس کے دل سے اسلام کے نور کو خارج کر دیا ہے"۔

یہ سزا ہے اُس کی جس نے اس بدعتی سے محبت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے عمل کو اکارت کر دیا ہے اور اُس کے دل سے اسلام کے نور کو خارج کر دیا ہے۔

اسلام کا نور ہے ایمان کا نور ہے اُس کا دل میں اثر ہوتا ہے اور پھر اُس دل اثر کی وجہ سے پورے جسم پر اثر ہوتا ہے،چہرے پر رونق ہوتی ہے زبان پر رونق ہوتی ہے اُس کا دیکھنا اُس کا سننا اُس کا چلنا اُس کا اٹھنا بیٹھنا سب اسلام کے نور سے ہوتا ہے لیکن جو اہل بدعت سے محبت کر لیتا ہے کسی بدعتی سے محبت کر لیتا ہے تو اُس کا یہ نور چلا جاتا ہے (سبحان اللہ)۔

(۳) تیسری کوٹنگ(Qouting)امام فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی فرماتے ہیں: " میں یہ تو گوارہ کر سکتا ہوں کہ کسی یہودی اور نصرانی کے ساتھ کھالوں (کھانے پینے کے لیے میں یہود اور نصرانی کے ساتھ کھا پی سکتا ہوں) لیکن بدعتی کے ساتھ نہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے اور بدعتی کے بیچ میں لوہے کی دیوار ہو (عام دیوار نہیں لوہے کی دیوار! میرے اور بدعتی کے بیچ میں!"۔

(ابن بطة فے "الإبانة " جلد نمبر 2 صفحہ نمبر 460)۔

یہ ہیں سلف اور اُن کی اتباع کرنے والے احسان کے ساتھ اُن میں سے میں ایک کا ذکر کرتا ہوں خود الامام ابن بطة العکبری رحمہ اللہ جن کی کتاب سے میں نے کوٹنگز(Qoutings) کی ہیں؛ امام ابن بطة کی وفات سن 387 ہجری میں ہوئی امام فضیل بن عیاض کے کتنے سال بعد؟ دو سو سال بعد 187 اب 387۔ دو سو سال کے بعد دیکھتے ہیں کیا کہتے ہیں، اپنی کتاب میں کوٹنگز(Qoutings) بھی لکھی ہیں ان سلف کی جتنی میں نے ابھی بتائی ہیں، بہت ساری اور بھی کتابیں ہیں میں نے صرف ایک کتاب کو منتخب کیا ہے تاکہ پتہ چلے کہ اب کتاب والے کا کیا عقیدہ ہے کتاب والے کا موقف کیا ہے اہل بدعت کے تعلق سے۔

جب ہم اہل بدعت کی بات کرتے ہیں یاد رکھیں یہ موضوع کتنا اہم ہے؟ عقیدے کے اصول میں سے ایک اصل ہے۔

اہل سنت کا موقف اہل بدعت کے ساتھ یہ عقیدے کے اصولوں میں سے ہے یاد ہے جو بارہ اصول میں نے بیان کیے تھے ان میں سے اہل بدعت کے ساتھ موقف بھی اصولوں میں سے اصل ہے، دیکھتے ہیں امام ابن بطة رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"سنت میں سے یہ ہے کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اپنے عقیدے میں اور جس نے اُس سے مجانبت کی ہے مخالفت کی ہے اُس سے دوری اختیار کرنا اس کا ہجر کرنا اس کا مقت کرنا (یعنی تحقیر کرنا) اس سے دوری اختیار کرنا اور اُس سے جو اُس سے دوستی رکھتا ہے اُس کی نصرت کرتا ہے یا اُس کا دفاع کرتا ہے (اس بدعتی سے اور اس کے ساتھ جو دوستی رکھتا ہے)"وإن كان الفاعل لذلك يظهر السنّة" اگرچہ یہ سب کچھ کرنے والا (یعنی بدعتی سے دوستی رکھنے والا نصرت کرنے والا وغیرہ) سنت کو ظاہر کرنے والا کیوں نا ہو یہ بھی اسی کی طرح ہے اس کے ساتھ ہے"۔

سبحان اللہ؛ یہ بھی "الإبانة "میں فرمایا ہے کتاب کے آخر میں۔

آخر میں دو اہم فائدے ہمیں اس پوری اسٹوری سے ملتے ہیں:

1- پہلا فائدہ، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفۡعَلُونَ ۝٢ كَبُرَ مَقۡتًا عِندَ ٱللَّهِ أَن تَقُولُواْ مَا لَا تَفۡعَلُونَ ۝٣﴾ (الصف:2-3)

سلف جو کچھ کہتے تھے وہ کرتے بھی تھے یہ نہیں کہ کہتے کچھ تھے کرتے کچھ اور تھے، اہل بدعت کی تعظیم نہیں کرتے تھے تحقیر کرتے تھے احترام نہیں کرتے تھے تذلیل کرتے تھے، کہتے بھی تھے اور کرتے بھی تھے کیونکہ اہل ایمان کی یہی نشانی ہے کہ اُن کے قول اور فعل میں مطابقت ہوتی ہے۔ اور اہل نفاق میں کیا ہوتا ہے؟ اُلٹ ہوتا ہے قول کچھ اور ہوتا ہے اور فعل کچھ اور ہوتا ہے۔ اور آپ نے دیکھا ہے شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی قول ہے ایک ہی فعل ہے سب کا۔

2- دوسرا فائدہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ کے اس قول کے مصداق:

"إنّ هذا العلم دين فانظروا عمّن تأخذون دينكم" (یہ علم دین ہے دیکھو کس سے تم حاصل کرتے ہو)؛ تو سلف نے دیکھیں استاد اور شاگرد استاد اور شاگرد لڑی دیکھی ہے آپ نے؟! یہ سونے کی بلکہ ہیروں کی لڑی ہوتی ہے اور ہیروں کے ہار میں سیدنا عبداللہ بن عباس، امام طاؤس اور اُن کے بیٹے اور اُن کے شاگرد، اور پھر آہستہ آہستہ آخر تک دیکھیں لڑی۔

ابھی میں نے یہاں پر بریک لگائی ہے 387 ہجری میں ورنہ ان کے بعد میں اور بھی ہیں ابن تیمیہ تک، ابن القیم تک پھر کرتے کرتے شیخ ابن عثیمین، شیخ بن باز (رحمہم اللہ)، شیخ صالح الفوزان، شیخ ربیع المدخلی (حفظہم اللہ) یہاں تک یہ سلسلہ ابھی بھی موجود ہے کہ اہل بدعت کی ہمیشہ مذمت کی جاتی ہے اور ان کی تحقیر کی جاتی ہے نا کہ اُن کی تعظیم کی جاتی ہے۔

اور یہ بھی ہمیں فائدہ ملتا ہے اسی فائدے میں (دوسرے فائدے میں) کہ استادوں کا اپنے شاگردوں پر کتنا گہرا اثر ہوتا ہے یہ نہیں کہ بس زبان سے کہنا کہ فلاں فلاں کا استاد ہے یا شاگرد ہے یا فلاں فلاں کا شاگرد ہے، نہیں ایسے نہیں ہوتا!

اچھا یہ بات کہیں کہ فلاں فلاں کا شاگرد ہے اور وہ اپنے استاد کے عقیدے اور منہج کی مخالفت کرتا ہو تو حقیقت میں یہ شاگرد نہیں ہوتا یہ صرف نام کا شاگرد ہے استاد اور شیخ اُس سے بری ہے، حقیقت میں شاگرد وہی ہوتا ہے جو اپنے استاد کی صحیح بات پر عمل کرتا ہے۔ قولاً و فعلاً کہتا تو ہے کہ میرا استاد ہے لیکن مخالفت کرتا ہے اور عقیدے اور منہج میں تو کیسا استاد ہے پھر؟! ہاں! فقہی مسئلے میں فروعی مسئلے میں اختلاف ہو سکتا ہے استاد کا اور شاگرد کا آپس میں اور ہوا ہے صحابہ کرام میں بھی ہوا ہے تابعین میں بھی ہوا ہے لیکن اصول میں کہاں اختلاف ہوا ہے کیسے اختلاف ممکن ہے؟!

واصل بن عطاء اور عمرو بن عبید جو ہیں انہوں نے امام حسن البصری سے مخالفت کی کہ نہیں؟ مخالفت کی؛ کس چیز میں؟ ایک مسئلے میں، اصول کے ایک مسئلے میں کی ہے۔ کیا آج کہتے ہیں ہم کہ اُن کے شاگرد ہیں؟! ہم کہتے ہیں شاگرد تھے جب وہ اُن کے عقیدے اور منہج پر تھے اور جب اُن کے عقیدے اور منہج کو چھوڑ دیا تو ہم کہتے ہیں کہ یہ معتزلہ کے استاد ہیں معتزلہ کے سردار ہیں نا کہ امام حسن البصری کے شاگرد ہیں۔

فرق دیکھا ہے کہ ایک مسئلے سے جدا ہو گئے!

آج بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو کبار سلفی علماء کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم اُن کے شاگرد بھی ہیں عجب بات ہے واللہ! نام لیتے ہیں فلاں بڑے بڑے عالموں کا اور قولاً بھی کہتے ہیں اتنا بڑا منہ کھول کر کہ ہم فلاں کے شاگرد ہیں فلاں سے ہم نے علم حاصل کیا ہے اور عملاً اُن سے مخالفت کرتے ہیں اور مخالفت بھی اصولی کسی مسئلے میں کرتے ہیں چاہے میں نے کہا ہے کہ ایک مسئلے میں ہی دیکھیں۔

ایک مسئلے میں دیکھیں کہ معتزلہ الگ ہوئے پھر جدا ہوتے گئے ابتداء ایک مسئلے سے ہوئی پھر انتہا کہاں پر ہوئی! (سبحان اللہ)۔

اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم علم حاصل کریں صحیح جگہ سے حاصل کریں اور اُس شخص سے حاصل کریں جس کا عقیدہ اور منہج بالکل صاف اور واضح ہو، تاکہ ہم جو کہتے ہیں اُس کے مطابق کرنے والے بھی بنیں۔ کہتے تو ہم اپنے آپ کو سلفی ہیں۔

تو کیا ہم واقعی سلفی ہیں سلفیت پر قائم ہیں یا صرف دعویٰ باقی رہتا ہے؟

دعویدار بہت ہیں آج دواعش بھی کہتے ہیں کہ ہم سلفی ہیں کہتے ہیں یا نہیں کہتے ؟! کل بن لادن بھی کہتا تھا کہ میں سلفی ہوں کیا وہ سلفی ہے ؟! نہیں! سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ سلفی ہوں کیوں؟ کیونکہ سلفیت دور کسی ایک وادی میں ہے اور یہ کسی اور وادی میں گم ہو گئے ہیں بیچارے!

تو اگر دعویٰ کرتے ہو سلفیت کا تو پھر قولاً اور فعلاً اور اُس سے پہلے اعتقاداً یہ ثابت کر کے دکھاؤ صرف زبان کا قول اور دعویٰ کرنا کافی نہیں ہے (واللہ اعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

سوال اور جواب

سوال: اس میں بدعت مکفرہ بھی شامل ہے؟

جواب: سب بدعت میں شامل ہیں مکفرہ ہو یا غیر مکفرہ۔

سوال: کیا بدعتیوں سے بزنس کرنا، پارٹنر شپ کرنا بھی جائز نہیں ہے؟

جواب: بات ہو رہی ہے احترام کی تعظیم کی محبت کی کہ بدعتی سے نہیں ہوتی بزنس اگر کرنا ہے بہتر ہے نہ کیا جائے، حرام نہیں ہے تجارت تو کافروں کے ساتھ بھی کی جاتی ہے لیکن اگر اس تجارت سے محبت ہوتی ہے اس تجارت سے دوستی ہوتی ہے جیسے میں کہا کہ اُٹھنا بیٹھنا آنا جانا نہیں پھر تو جائز نہیں ہے۔ اگر صرف اپنی حد تک آپ کا شیئر ہے اُس کا بھی شیئر ہے کسی کمپنی میں تو کیا فرق پڑتا ہے! ایک بڑی کمپنی میں کئی لوگوں کے شیئر ہوتے ہیں کسی کافر کا بھی شیئر ہے مسلم کا بھی شیئر ہے کسی اور کا بھی شیئر ہے تو اس کو آپ کنڑول نہیں کر سکتے لیکن اگر آپ نے ایسے ہی دوستی رکھنی ہے اگر آپ نے ایسے تجارت کرنی ہے جس میں آپ کے وہ دوست بن جاتے ہیں آنا جانا اُٹھنا بیٹھنا اُس کے ساتھ ہوتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔

کسٹمر کیا مشکل ہے میں ڈاکٹر ہوں میرے پاس سارے مریض آتے ہیں تو کسٹمر آتا جاتا ہے کسٹمر دوست ہوتا ہے آپ کا؟! پکڑ کر آپ کسٹمر کو گھومتے جائیں اور کھانا پینا ایک ساتھ ہوتا ہے اُٹھنا بیٹھنا ایک ساتھ ہوتا ہے؟! وہ کسٹمر ہوتا ہے اور کسٹمر کی حد تک ہوتا ہے۔

دیکھیں کسٹمر کی حد تک ہوتا ہے اگر آپ اُس کی کہیں دعوت کر دیتے ہیں تو آپ اُس کے لیے نہیں کر رہے آپ بزنس کے لیے کر رہے ہیں دوستی نہیں ہوئی۔

دوستی کیا ہوتی ہے؟ دوستی یہ ہوتی ہے کہ آپ اُس کی تعظیم اُس کے ساتھ جاتے ہیں اُٹھتے بیٹھتے ہیں دوستی رکھتے ہیں دلی محبت پیدا ہو جاتی ہے ورنہ اپنی مصلحت کے لیے اپنے بزنس کے لیے اگر آپ کوئی دعوت بھی دے دیتے ہیں اُس میں کوئی حرج نہیں ہے، تو بزنس اور مسئلہ ہے بشرطیکہ اگر آپ کا دل اُس کی طرف مائل ہوتا ہے تو جائز نہیں ہے بتا رہا ہوں میں آپ کو۔

دلی معاملات قائم کرنا جائز نہیں ہیں اور احترام توقیر سب دلی معاملات ہیں، احترام دل سے کیا جاتا ہے توقیر دل سے کی جاتی ہے اس کا اثر زبان اور دل پر ہوتا ہے یہ نہیں ہونا چاہیے۔

سوال: اس سے ہم کیا سمجھیں کہ بدعتی سے مراد جو بدعت پر عمل کر رہا ہوتا ہے یا جو ان کے علماء ہیں وہ مراد ہیں؟

جواب: دیکھیں بدعتی بدعتی ہوتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جو اُن کے علماء ہیں وہ بدعت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کر رہے ہیں تو اُن سے تو ویسے ہی دوری اختیار کرنی ہے، جو عوام الناس ہیں اُن کو نصیحت کرنے کا ایک طریقہ ہے اُن کو نصیحت کریں لیکن دوستی لگا کر نہ کریں ۔میں اس لیے بار بار کہہ رہا ہوں کہ دوستی کا اثر جیسے امام ابن سیرین کے قول کو دیکھ لیں ایک بات نہیں سننا چاہتے تھے تو یہ نہیں پوچھا کہ وہ عالم ہے جاہل ہے کیا کرتا ہے کیا نہیں کرتا کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے پوچھنے کی لیکن یہ ہے کہ اُس کا اثر تمہارے اوپر نہ ہو جائے۔

عوام الناس میں کیا ہوتا ہے؟

اگر آپ طالب علم ہیں مبتدی ہیں آپ کو پتہ ہی نہیں ہے خود آپ کا اپنا عقیدہ مضبوط نہیں ہے اور آپ اُن سے دوستی لگا لیتے ہیں تو یہ جائز نہیں ہے، عوام کے لیے اس لیے بھی جائز نہیں ہے کیونکہ وہ خود بیچارے شبہات میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ آپ کو اپنے ساتھ پکڑ کر اسی وادی میں چلیں گے جہاں وہ خود بھٹک رہے ہیں، اس لیے ان معاملات کو سمجھنے کی ضرورت ہے تو ہمیں کوئی ضرورت نہیں ہے کسی بدعتی سے دوستی رکھنے کی۔

کیا ضرورت ہے ہے ضرورت کوئی؟!

دنیا کے تعلق سے اگر آپ بزنس مین ہیں آپ کا کوئی شریک ہے یا آپ کا کوئی کسٹمر ہے اُس کو اپنی حد تک رکھیں، اگر کوئی دعوت دیتا ہے تو اپنے ذاتی مقصد کے لیے کر رہا ہے آپ کے لیے نہیں کر رہا وہ؛ اگر آپ کسٹمر ہیں کسی شخص کے، اگر پوچھے نا کہ وہ آپ کی تعظیم کر رہا ہے اور آپ کو اُس نے بولا ہے تو اس کو پتہ ہے (کسٹمر کو پتہ ہوتا ہے) کہ کیا ہو رہا ہے، ہاں! اگر آپ خود یہ فیل (Feel) کرتے ہیں کہ بات اب یہاں سے نکل کر بزنس سے نکل کر اپنی مزید دوستی بڑھتی جا رہی ہے اور اپنا ایک خاص تعلق قائم ہو رہا ہے یہ شرعاً جائز نہیں ہے یہ نہیں ہونا چاہیے

(واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 33. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 32 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio